



سوال

(154) کیا عورت کو محض ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صحیح بات یہ ہے کہ عورت کو محض چھوٹے سے وضو نہیں ٹوٹتا الا یہ کہ اسے چھونے کی وجہ سے کوئی چیز خارج ہو۔ اس کی دلیل وہ صحیح حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بیویوں کو بوسہ دیا، پھر نماز کے لیے تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا اور اس لیے بھی کہ اصل عدم نقض ہے الا یہ کہ کسی صحیح اور صریح دلیل سے نقض ثابت ہو جائے۔ اور یہ کہ بندے نے اپنی طہارت کو دلیل شرعی کے مطابق مکمل کیا تھا لہذا جو چیز دلیل شرعی کے تقاضے کے مطابق ثابت ہو، وہ ختم بھی دلیل شرعی ہی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ اگر کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

أُولَئِكَ مِنَ الْمَسْمُومَاتِ ۖ ... سورة المائدة

”یا تم نے عورتوں کو چھوا ہو۔“

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس آیت مبارکہ میں چھونے سے مراد ہم بستری ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور پھر اس کی ایک اور دلیل بھی ہے کہ اس آیت میں طہارت کو اصلی اور بدلی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، اور اسی طرح ان دونوں میں سے ہر ایک کو طہارت صغریٰ اور کبریٰ دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور طہارت صغریٰ و کبریٰ کے اسباب کو بھی دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ... سورة المائدة

”مومنو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو تو منہ اور کنبیوں تک اپنے ہاتھ دھو لیا کرو اور سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو لیا کرو۔“

یہ پانی کے ساتھ اصلی صغریٰ طہارت ہے، پھر فرمایا: **وَأَنْ كُنْتُمْ مَجْتَنِبًا فَطَهَّرُوا** ”اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) پاک ہو جایا کرو۔“ یہ پانی کے ساتھ اصلی کبریٰ طہارت



ہے۔ پھر فرمایا: **وَإِن لَّنُتِمَّ مَرَضِي أَوْ عَلِي سَفَرًا أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لِمَسْتَمِ النَّسَاءِ فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً فَسَيَمُوا** ”اور بیماری ہو یا سفر میں ہو یا کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا عورتوں سے ہم بستر ہو اور تمہیں پانی نہ مل سکے تو تیمم کر لو۔“ چنانچہ یہاں تیمم بدل ہے اور **أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِّنكُمْ مِنَ الْغَائِطِ** ”یا کوئی تم میں سے بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو۔“ یہ سبب صغریٰ کا بیان ہے اور **أَوْ لِمَسْتَمِ النَّسَاءِ** ”یا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو۔“ یہ سبب کبریٰ کا بیان ہے اور اگر اسے ہاتھ سے چھونے پر محمول کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے طہارت صغریٰ کے دو سبب ذکر کیے ہیں اور طہارت کبریٰ کے سبب سے سکوت فرمایا ہے، حالانکہ اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ **وَإِن كُنْتُمْ جُنُبًا فَأَطْفِئُوا** ”اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہا کر) پاک ہو جایا کرو۔“ تو ایسا کہنا قرآنی بلاغت کے خلاف ہے، لہذا اس آیت میں عورتوں کو چھونے سے مراد ہم بستر ہونا ہے، تاکہ آیت طہارت کے موجب دو اسباب، سبب اکبر اور سبب اصغر پر مشتمل ہو جائے جن میں سے طہارت صغریٰ کا تعلق جسم کے چار اعضا سے ہے جب کہ طہارت کبریٰ کا تعلق سارے بدن سے ہے اور اس کے بدل یعنی تیمم کے ساتھ طہارت کا تعلق صرف دو اعضا سے ہے کیونکہ اس میں طہارت صغریٰ و کبریٰ مساوی ہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ راجح قول یہ ہے کہ عورت کو محض چھونے سے خواہ وہ شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے وضو نہیں ٹوٹتا الا یہ کہ اس (انسان) سے کچھ خارج ہو۔ اگر منی خارج ہو تو غسل واجب ہے، جب کہ مذی کے خارج ہونے کی صورت میں آلہ تناسل اور خصیتین کو دھو کر وضو کرنا واجب ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 215

محدث فتویٰ